نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۔ | قیمت سالیانہ مع محصول

نمبر ۲۴ - جلد ۱۱ | لودیانہ ۱۴ جون ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

فرانس نہایت گھبراہٹ کے ساتھ ٹانکن پر جنگی جہاز روانہ کر رہا ہے = **امیر کابل** کے خیالات کی نسبت روس میں سخت مباحثہ ہو رہے ہیں = **شاہ** ایران نے خلیج فارس تک ریل بنانے کا ٹھیکہ فرنچ کمپنی کو دیدیا ہے = **شنواریوں** نے پھر ایک جرار فوج کے ساتھ امیر کابل کی فوج پر حملہ کیا ہے = **سوڈان** کے حاکم کو ایک دشمن نے گولی سے ہلاک کر ڈالا ہے = **خدیو** مصر نے باغیوں کی کل ضبط شدہ جایداد واپس دیدی = **کلکتہ** میں چند سوداگروں نے قسم کھائی ہے کہ کسی بنگالی کو نوکر نہ رکھینگے = **صوبہ** ٹانکن میں فرانس کی فوج دشمن کے گھیرے میں آگئی ہے = **نواب** مرشد آباد نے ایک ہزار روپیہ ایک ہسپتال میں دیا ہے = **زنجبار** میں ایک ساحل کے پھٹ جانے سے چند دیہات نیست و نابود ہو گئے ہیں = **روم** کے وکیل نے پارلیمنٹ انگلستان کو خبر دی ہے کہ سلطان کی بیماری جنوں زیادہ بڑھ گئی ہے = **بخارا** کے امیر کو زار روس کی طرف سے شاہی کا خطاب مل گیا ہے = **روس** میں ایک پنجرہ ایسا زہر آلودہ بنایا گیا کہ جس شخص کو پھانسی دینا ہو اُسکو پنجرہ میں ڈال دیتے ہیں وہ فوراً مر جاتا ہے = **امیر کابل** نے شنواریوں کے پاس ایک قاصد کہ یہہ پیغام دیکر روانہ کیا ہے کہ تم اب صلح و صفائی کر لو ورنہ برباد ہو جاؤ گے = **جلال آباد** سے ابھی تک امیر صاحب کابل کیطرف روانہ نہیں ہوئے اور جبتک شنواریوں سے فیصلہ نہ ہوئے اُسجگہ قیام رہیگا = **گورنمنٹ** چاہتی ہے کہ سرکاری نوکروں کو بجائے پنشن کے انعام دیا جایا کرے = **ولایت** کی عورتوں نے ترمیم ضابطہ فوجداری کی تائید کی ہے = **شملہ** کے ہسپتال کا چندہ ۳ لاکھ روپیہ کے قریب فراہم ہو گیا ہے = **مدراس** احاطہ کے یورپین لوگوں کا میموریل جو البیرٹ بل کے برخلاف ہے ولایت میں پہونچ گیا ہے اور اُسپر ۳ ہزار دستخط ہیں = **روس** میں ایک ایسی دوربین تیار ہوئی ہے جسکے ذریعہ سے وہ چیزیں نظر آتی ہیں جو سات سو میل کے فاصلہ پر ہوں = **لنڈن** میں جو آگ ہفتہ گذشتہ میں لگی تھی اُسکے صدمہ سے ۷ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے = **افغانستان** کے سردار آپسمیں جنگ و جدل کر رہے ہیں = **لنڈن** کے سفر سے شاہ ایران نے آکر اپنی بیگم اور لڑکیوں کا پردہ موقوف کر دیا ہے = **حساب** کیا گیا ہے کہ تمام دنیا میں ساڑھے بارہ لاکھ کے قریب ایسے آدمی ہیں کہ جو لوہاری کا پیشہ کرتے ہیں = **سلطان** روم کی فوج نے پھر البینیا والوں پر حملہ کیا ہے = **یورپ** میں ایک اخبارنویس غبارہ میں بیٹھکر اخبار نویسی کا کام کرتا ہے = **خراسان** اب ترکمانوں کے حملہ سے محفوظ ہو گیا ہے = **پنجاب** کے ایک لوہار نے ایک انجن کی نقل اُتاری ہے = **انگلستان** کی پارلیمنٹ میں عورتوں کا ممبر ہونا موضوع بحث ہے = **انگریزی** اخبارات پریس ایکٹ کو پھر جاری کرانا چاہتے ہیں = **لنڈن** میں مچھلیوں کی نمایش ہو رہی ہے = **چین** کا سپہ سالار فرانس کے مقابلہ کیواسطے تیار ہو گیا ہے = **ایڈنبرا** کی کمپنی میں گذشتہ سال میں ۳ ہزار آدمیوں نے اپنی عمر کا بیمہ کر دیا ہے = **شاہ** ہتیبا کے مخالفوں نے ایک زبردست گروہ اسواسطے مقرر کیا ہے کہ شاہ موصوف کو معزول کیا جاوے = **قاہرہ** میں انگریزی فوج کے لئے بڑے بڑے مکانات تیار ہو گئے ہیں = **یورپ** کے لوگوں کا خیال ہے کہ تاج پوشی شہنشاہ روس کے بعد جنوبی مشرقی سمت کوہ قاف کی بہت کچھ خرابی پیدا ہوگی = **مصر** کی رعایا نے اپنے ہرجانہ کا دعویٰ دائر کیا جسکی تعداد ۵ کروڑ روپیہ ہے = **ملتانی** علاقہ بھر تیور میں سخت آتش زدگی ہوئی جسکے صدمہ سے ۱۰ عورتیں پردہ نشین مر گئیں = **ہندوستان** میں کل مدارس ۱ ہزار ۶ سو ۴۹ ہیں اور ان مدارس میں ۲۷۰۹۰ طالب علم تعلیم پاتے ہیں = **روس** والوں نے آئرلینڈ کے ساتھ تجارت بڑھانا شروع کیا ہے اور آئرلینڈ والے انگلستان کے تیمم دشمن

نورافشاں

—— کہتے ہیں کہ پیرس دارالسلطنت فرانس میں ایک سوداگر کے ۹ قطعہ نوٹ تعدادی ۹ ہزار روپیہ مع پاکٹ بُک گم ہوگئے تھے اسپر سوداگر مذکور نے اشتہار دیا کہ جو کوئی میری پاکٹ بُک مع نوٹوں کے لادیگا اُسکو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام کا دیا جاویگا چنانچہ یہہ خبر پاتے ہی ایک بڑا چالاک جعلساز دوسرے دن صبح کے وقت ۹ قطعہ نوٹ تعدادی ۹ ہزار روپیہ پاکٹ بُک کے سوداگر کے پاس لایا سوداگر صاحب بہت خوش ہوئے اور اُن نوٹوں میں سے ایک نوٹ تعدادی ایک ہزار روپیہ کا لانیوالے کو دیا۔ اُسنے کہا کہ صاحب میں غریب آدمی ہوں ایک ہزار روپیہ کا نوٹ لیکر میں کیا کرونگا مجکو ایک ہزار روپیہ کے چھوٹے چھوٹے نوٹ دیدیجئے۔ سوداگر نے چھوٹے نوٹ ایک ہزار روپیہ کے اُسکے حوالے کئے۔ وہ لیکر چلا گیا۔ بعد میں سوداگر نے جب نوٹوں کو فروخت کرنا چاہا تو معلوم ہوا کہ یہہ نوٹ جعلی ہیں۔ اور ایک ہزار روپیہ یہہ بھی ناحق گیا✦

شاید اکثر لوگ اس سوداگر کی بیوقوفی پر خندہ زن ہونگے اور اس جعلساز کی حکمت پر حیران ہونگے مگر یاد رہے کہ ہر ایک انسان شیطان کے قبضہ میں ہو صدہا اسطرح کی بیوقوفیاں کرتا رہتا ہے جسکا نتیجہ آخری دن اُسپر ظاہر ہوجائیگا۔ یہہ دھوکہ باز اسطرح اور اسقدر بنی آدم کو دھوکہ دیتا ہے کہ نقلی اور جعلی چیزیں اُنکو اصلی بناکر پیش کرتا ہے مگر اُس آخری دن میں جب ان پر کسوٹی لگائی جائیگی تو بہت سے فریب یافتہ انسان اپنی سخت نادانی پر کف دست افسوس کے ساتھ ملینگے مناسب ہے کہ بنی نوع آدم اس جعلساز کی جعلسازی سے واقف ہوں بعض اوقات دین کے لباس میں یہہ جعلساز بہتوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ چنانچہ بہت سے مختلف مذاہب اسی غرض سے اُس نے جاری کئے ہیں۔ مثلاً جسقدر مذاہب نیک کرم یا اعمال سے بچنے کی اُمید رکھتے ہیں اُسہی کے پھندے ہیں۔ یہہ فریبی اولاً انسان کو اس امر سے مغرور بناتا ہے کہ تیرے اعمال نیک ہیں اور اُسکی آنکھوں میں اسقدر خاک ڈالتا ہے کہ تمام کاموں کو جنکی خدا کے حضور میں گندی دھجی کیسی وقت بھی نہیں ہے نیک کام تصور کراتا ہے۔ اور پھر اُسپر یہہ دھوکہ دیتا ہے کہ انہیں کاموں کے وسیلہ تو نجات پائیگا پر آخرکار اُس سادہ لوح سوداگر کی طرح اُسکو معلوم ہوگا کہ میرے کام تو جعلی ہیں اور مجھے بڑا دھوکہ کھایا✦

—— جاپان کے ملک کی بیبیاں بھی اہل انگلنڈ اور اہل امریکہ کی بیبیوں کے نقش قدم پر چلنے لگی ہیں۔ چنانچہ جاپان کے ایک لوکل اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ شہر نگاتا میں ۵۰۰ جاپانی بیبیوں نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا جسمیں عورتوں کے حقوق کی نسبت گفتگو ہوئی تھی✦

ہمارے ہندوستان میں عورتیں تو درکنار مرد بھی اپنے حقوق نہیں پہچانتے ہیں اور اسیواسطے ہزارہا آفتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے ہند کی عورتیں اپنے حقوق کی خاطر غور کریں تو نہایت بہتر ہوگا کیونکہ اہل ہند میں اشرف المخلوقات کا یہہ حصہ حیوانوں سے بدتر سمجھا جاتا ہے اور کیسے ایسا سلوک کیا جاتا ہے جیساکہ جانوروں سے۔ اہل اسلام کی بموجب اور شرع و عقاید کے بموجب عورتوں کے حقوق کی وہ شکایت ناسی ہے کہ خدا کی پناہ۔ مرد خواہ کچھ کرلیں مگر اگر عورت کسی امر کو عمل میں لاوے اور وہ خواہ صداقت پر مبنی ہو مگر جب تک مرد کے ناواجب ظلم کی پابند نہ ہو تو ایسی عورت کی جان مصیبت میں گرفتار ہوجاتی ہے۔ ہزارہا طرح کی نظیریں ہیں جو ہمارے اس قول کے شاہد پیش کیجاسکتی ہیں۔ نہ صرف اہل اسلام ہی کا یہہ حال ہے بلکہ اہل ہنود بھی اس امر میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ دوش بدوش چلتے ہیں ہمکو یقین ہے کہ مسیحی مذہب کی عمدہ تعلیمات سے اس امر میں اہل ہند کو بہت کچھ فایدہ ہوگا✦

—— اخبار بنگلور سپکٹیٹر رقمطراز ہے کہ ونزلین سوسائٹی کی طرف سے میسور میں زنانہ کام بہت ہی عمدہ طور سے کیا جاتا ہے۔ مس ہریسن صاحبہ نے مس رایٹ صاحبہ کی امداد سے ۴۱ دیسی بیبیوں کو پڑھنا اور لکھنا اور حساب وغیرہ وغیرہ بہت اچھی طرح سے سکھلا دیا ہے اور یہہ دیسی بیبیاں زنانہ کام میں اسقدر محنت کرتی ہیں کہ جو ترقی اُسطرف ہوئی ہے وہ نہایت عجیب ہے۔ یہہ بیبیاں عوام الناس میں سے نہیں ہیں مگر دیسی افسروں اور شریفوں کی عورتیں ہیں✦

—— آجکل گورنمنٹ ہند میں یہہ بحث زیر تجویز ہے کہ جو محصول افیون کا اب کم کردیا گیا ہے آیا یہہ واجب ہے یا وہ محصول جو پہلے لیا جاتا تھا وہ واجب تھا۔ اور اسیطرح شراب کے محصول کی بابت بحث ہورہی ہے کہ اسمیں کچھ کمی کرنی چاہئے یا نہیں ہماری رائے میں یہہ تجارت ہی گورنمنٹ کے مناسب حال نہیں ہے کیونکہ افیون کے باعث رعایا کے لاکھوں آدمی بیکار ہوجاتے ہیں اور جب اسکا نشہ کسیکو مرغوب ہوجاتا ہے تو پھر وہ آدمی کسی کام کا نہیں رہتا ہے۔ چین کے ملک پر غور کرکے دیکھنا چاہئے کہ افیون کی رواج نے باشندگان چین کو کیسا کاہل اور سست کردیا ہے۔ اور بہ نسبت سابق کے اب ہندوستان میں اسکا رواج بہت ہی بڑھتا جاتا ہے۔ اگر یہہ تجارت ہی موقوف کیجاوے تو اُمید ہے کہ گورنمنٹ کو اس سے زیادہ فایدہ ہوگا اور رعایا کا نقصان کم ہوگا✦

—— امیر کابل نے فرقہ شنواری کے پاس اپنا قاصد روانہ کیا ہے جسکو یہہ پیغام دیا گیا تھا کہ اب ہمارا منشا یہہ ہے کہ صلح و صفائی ہوجاوے۔ اسکے جواب میں فرقہ شنواری کے سرداروں نے یہہ کہلا بھیجا ہے کہ جو کچھ وظیفہ ہمکو امیر شیر علیخان دیتا تھا اُس سے دوچند وظیفہ زیادہ ہمکو دیا جاوے۔ اور خیبر کا راستہ ہمارے سپرد ہوا اور جو کچھ محصول مال پر ہمارے محافظ لگادیں وہ ہمارا حق تصور کیا جاوے۔ اور پانچ سردار جنکو آپکے دربار میں شنواری قوم کے ہماری طرف سے رہا کریں اور اُنکی ذمہ داری آپ کے ذمہ ہو۔ اور فی الحال ہمکو ہرجانہ جنگ کے معاوضہ میں ۳ لاکھ روپیہ دیا جاوے۔ سو اُن باتوں کے فیصلہ کے لئے امیر کابل جلالآباد میں ایک دربار عنقریب کرنیوالے ہیں۔ دیکھا چاہئے کہ اس دربار میں کیا فیصلہ ہوتا ہے✦

ہمارے خیال میں فرقہ شنواری کچھ آج ہی سے تخت کابل کا دشمن نہیں ہے بلکہ یہہ مدت سے دشمن ہے اور امیر شیر علیخان کے وقت میں بھی اس فرقہ نے زبردستی خیبر کا راستہ بند کردیا تھا اور ۵ لاکھ روپیہ لیکر صلح کی تھی اب امیر عبدالرحمان خان کو دینا ہوگا اور بغیر دیئے ملک میں امن نہیں رہیگا✦



معجزے کی تعریف پر اعتراض

نمبر ۲

معجزے کی اِس تعریف پر جو اوپر بیان ہوئے بعض علما نے اعتراض کیا اور کہا کہ ہم اِس تعریف کو قبول نہیں کر سکتے اِس تعریف سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نیچر کے قاعدے ٹوٹ سکتے ہیں یا رد ہو سکتے ہیں اور یہہ امر ممکن نہیں نیچر کے قاعدے خدا کی مرضی ہے اور وہ مرضی نہ رد ہو سکتی ہے اور نہ ٹوٹ سکتی ہے اگسٹین جو ایک مشہور معروف معلم مسیحی دین کا ہے یہہ اعتراض پیش کرتا ہے۔ اڈن بوایل زمانہ حال کا ایک مشہور مصنف تمام علما کی طرف سے وکیل بنکر کہتا ہے کہ ہم معجزہ پر کبھی یقین نہیں کر سکتے اگر وہ ایسا فعل ہو کہ نیچر کے مخالف ہو علم طبعی کے غور اور مطالعہ سے ہمارے دل میں نیچر کے قاعدے کی پایداری اور استواری پر پورا یقین ہو گیا ہے ہم کبھی خیال نہیں کر سکتے کہ نیچر کے قاعدے ٹوٹ سکیں یا ملتوی رہیں اُسکی استواری پر سارے نیچری علوم اور عقلی مذاہب کی بنا ہے اگر اسکو ہم چھوڑ دیں اور مان لیں کہ نیچری قوانین ٹوٹ سکتے یا ملتوی رہ سکتے ہیں تو سارے علوم برباد ہو جائینگے اور کسیکا نام و نشان رہیگا دینی علم کا یہہ کہنا کہ معجزہ معتبر گواہی سے ثابت ہو سکتا ہے بغیر اُس استواری کے خیال میں لانیکی جسکی سچائی علم طبعی اور علم ریاضی کے بے تبدیل قاعدے سے قایم کی گئی ہے محض بیجا ہے +

پروفیسر پوایل صاحب کے نزدیک اگرچہ معجزہ سابق زمانہ میں مسیحی دین کی سچائی کی دلیل اور اُسکی قوت کا کفیل تھا لیکن اب کہ علم طبعی نے رواج پایا معجزہ ایک منجملہ مشکلات اور اُسکی کمزوری کا سبب ہو گیا پروفیسر پوئیل صاحب کی ساری تقریر یہہ ہے کہ معلم دین نے کہا ہے کہ معجزہ ایک ایسا فعل ہے جسمیں نیچر کا قاعدہ اثر نہیں کرتا ملتوی رہتا یا بدلا جاتا یا توڑا جاتا ہے یہہ تعریف میں معجزہ کی منظور نہیں کر سکتا کیونکہ نیچر کے قاعدے میں تبدل نہیں +

اعتراض بالا کا جواب

اول اُنکے اِس مقولہ کا کہ نیچر خدا کی مرضی ہے اِسلئے بے تبدیل ہے ہم یوں جواب دیتے ہیں کہ نیچر کو ہم خدا کی مرضی صرف اِس جہت سے کہتے ہیں کہ خدا نیچر کا مالک ہے اور اُسنے اُسکے وقوعات اور افعال کے درمیان اُس سبب اور نتیجہ کا سلسلہ قایم کیا ہے جو ہمیں دکھلائی دیتا ہے اِس سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ خدا اُس سلسلہ کے بدلنے پر قادر نہیں بلکہ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ نیچر اور اُس کے قاعدے سب اُسکی قدرت کے تحت میں ہیں جب چاہے بدل ڈالے جسنے قایم کیا وہ چاہے تو بنا دے سچ مچ ہوا یا نہوا یہہ شہادت کے متعلق ہے +

پھر اُنکے اِس مقولہ کے جواب میں جو کہتے ہیں کہ نیچر کے قاعدے میں تغیر و تبدل نہیں اِسواسطے وہ ملتوی نہیں رہ سکتے یا ٹوٹ نہیں سکتے ہم وجوہات مندرجہ ذیل پیش کرتے ہیں +

(۱) مطلق بے تبدیل نیچر کے قاعدے ابھی تک ثبوت کو نہیں پہونچے یہہ محض ایک فرضی بات ہے اِسواسطے کہ اگر ایک چیز پیچھے سے ہوتی چلی آئی ہے اِسپر کوئی پختہ دلیل نہیں ملتی کہ وہ آگے کو بھی اِسیطرح رہیگی مثلاً اِسواسطے کہ سورج پیچھے آسمان پر طلوع ہوتا رہا ہے کوئی لازمی شرط نہیں کہ وہ کل کو بھی اِسیطرح طلوع ہو ویگا کیونکہ یقین کر سکتے ہیں کہ سورج کل ضرور طلوع ہوگا کیا یہہ نہیں ہو سکتا کہ آج آدھی رات کو ایک ہاتف کی آواز سُنائی دیوے کہ وقت بہر نہوگا جس چیز کا شروع ہے اُسکا انجام بھی ہے زمانہ کا اگر آغاز ہے تو اُسکا انجام بھی ہے اِسیطرح نیچر کا اگر ابتدا ہے تو انتہا بھی ہے جو کچھ اِسمیں شامل ہے ضرور بدل جائیگا عالم کو ثبات نہیں کہ نیچر کے قاعدے بے تبدیل ہیں اِس لئے کہ اگر نیچر کے قاعدے ہمیشہ اپنے زمانہ میں پیچھے یکساں رہے تو اِس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ آیندہ بھی یکساں رہینگے یہہ کہنا غلط ہے کہ نیچر کا یکساں ہونا اور اُسکے ساتھ ساتھ اُسکے مالک کا دخل و اختیار اُسمیں رہنا ناممکن ہے یا قاعدہ سلطنت کرتا ہے اور خدا حکومت نہیں کرتا ہماری سمجھ میں یہہ دونوں باتوں کا اکٹھا ہونا ممکن ہے کہ نیچر بھی یکساں ہو اور خدا کا اُسپر دخل اور اختیار رہے +

نیچر کے قاعدے یکساں ہیں محض خدا کی مرضی اور اختیار سے اور وے جبتک یکساں رہینگے کہ خدا اُنکے یکساں ہونے سے راضی ہے +

(۲) خیال مذکور سے خدا کی ذات و صفات پر عیب لگتا ہے اور منقصت ظاہر ہوتا ہے خدا تو بے نقص اور عجز سے پاک و مبرا ہے کیا ہو سکتا ہے کہ وہ نیچر کے قاعدوں کو خاصکر مادہ اور ہیولی کے آثاروں کے تحت میں آجاوے اگر ہم اول خدا کی ہستی کو مان کریں اور یہہ بھی منظور کریں کہ خدا ایک ایسا شخص ہے جسمیں ارادہ اور قدرت ہے تو یہہ بھی اقرار کرنا ضرور ہوگا کہ ساری موجودات اور کائنات مع نیچری قواعد کے اُسکی مخلوق ہے اور اُسکی مرضی سے قایم ہیں اور قایم رہینگے ہم اُنکے مقولہ کو تب ہی منظور کر سکتے کہ نیچر ہی کو خدا مان لیں یا یہہ کہ خدا نیچر کے ماتحت ہو گیا یا اُسپر قدرت نہیں رکھتا +

(۳) بائبل کی تعلیم اِس معاملہ میں مسیحیوں کے لئے کافی دلیل ہے جا بجا پاک نوشتوں میں یہہ بیان ہوا ہے کہ خدا نیچر کے قاعدوں پر بالکل آزاد ہے اُنپر حکومت کر سکتا ہے اور کرتا بھی ہے بائبل کے معجزے خاصکر اُسکی مثال ہیں جب مسیح نے لاذر کو قبر میں جلایا تب کیمیا کے قاعدے کو جس سے اُسکا بدن سڑ رہا تھا اثر کرنے سے روک دیا جب سمندر اور آندھی کو اُسنے کہا چپ ہو جاؤ تب ہیئت کے قاعدے جن سے طوفان اُٹھا تھا کام کرنے سے روکے گئے جب وہ سمندر کے پانی پر پیروں چلکر شاگردوں سے جا ملا تب گرادی ٹیشن کشش ثقل کا قاعدہ اثر کرنے سے باز رہا دوسرے سلاطین کے ۶ باب کی ۵ اور ۶ آیت میں یوں بیان ہوا ہے ایک شخص کی کلھاڑی کڑی کاٹتے ہوئے دستہ سے نکل کر پانی میں جا پڑی سو وہ چلا اُٹھا اور کہا آہ خداوند افسوس یہہ تو مانگی ہوئی تھی مرد خدا بولا کس جگہہ گری اُسنے اُسے وہ جگہ بتلائی تب اُسنے ایک چھڑی کاٹکر اُس جگہہ ڈالدی اور لوہا تیرنے لگا یہاں ایسے نتیجہ کا بیان ہے جو نیچر کے قاعدے سے

پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح بائبل میں جا بجا ثابت ہوتا ہے کہ خدا نہ صرف نیچر کے قاعدوں کے موافق بلکہ اُنکے خلاف ہی کام کرتا ہے*

(۴) نیچر کے قاعدوں کے ملتوی رہنے یا ٹوٹنے سے انکاری ہونا نہایت زبون اور بیجا ہے اور ہمیں تعجب آتا ہے کہ عالموں فاضلوں کو کیوں نظر نہیں آتا جسکی مثال ہم نیچر میں روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ ایک قوت دوسری قوت پر اسقدر اثر کرتی ہے کہ اُسے مغلوب و مسخر کرکے بے دفع و اثر کر دیتی ہے زندگی کی قوت مادہ کی قوت کو کمزور کر دیتی ہے پٹھوں کی قوت نیچر کی قوت پر غالب آتی ہے جب انسان بوجھ کو زمین پر سے اُٹھاتا ہے تب گراوی ٹیشن کا قاعدہ ایک زیادہ زور آور قوت سے دب جاتا ہے۔ اسیطرح جب مسیح پانی کے اوپر چلا اور کلھاڑی کا لوہا تیرنے لگا ایک زیادہ زور اور قوت یعنے الٰہی طاقت نے گراوی ٹیشن کے قاعدے کی تاثیر نہ ہونے دی حقیقت یہہ ہے کہ مخلوقات تمامی نیچر کے قاعدے کے بس میں نہیں چھوڑی گئی غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ خلقت کے ہر مقام میں اور ایک قاعدہ جو نیچر کے قاعدے سے زور آور ہے یعنے الٰہی مرضی اور قدرت کا ذکر رہی ہے یہہ قدرت نیچر کے قاعدے کو رد نہیں کرتی صرف اُنپر اسطرح اثر ڈالتی ہے کہ انکو ترمیم کرکے کبھی اُن کے وسیلے سے اور کبھی بدون اُنکے استعمال کے اپنی مرضی کو پورا کرتی ہے۔ سر آئزک نیوٹن صاحب کا مقولہ یہہ ہے کہ خدا نیچر کا خالق ہے اُسنے نیچر کے قاعدے کو قایم کیا وہ خود بھی نیچر کے ہر ایک مقام میں موجود ہے اور اپنے ارادہ کو کبھی نیچر کے قاعدے کے وسیلہ سے اور کبھی بدون اسکی مداخلت کے پورا کرتا ہے اُسنے سب کچھ نیچر کے قاعدے کے ماتحت کر دیا ہے مگر اپنے آپ کو اُسکا مسخر اور منقاد نہیں کر دیا بلکہ آزاد رکھا ہے*

مراسلات

ری ویو

نمبر ۳

مرتومہ پادری جے علیبخش (منبر متعلق امریکن میتھوڈسٹ ایسکوپل چرچ مسیتہ اودہ) اڈیٹر اخبار سنیر ھند امرتسر پنجاب

کتاب آئینہ کلام پاک پر

جو پنجاب ریلجیس بک سوسائٹی کے سنٹ سکرٹری مقیمی لاہور پنجاب بابو یونس صاحب کی تصنیفات میں سے ہے

(۲۵) فصل میں ہمارے عالم مُصنف نے (موسیٰ کے پانچویں صحیفے استثنا نامہ کے اٹھارھویں باب کی پندرھویں آیت کی بُنیاد پر) ہمارے خداوند جناب مسیح عیسیٰ اور حضرت موسیٰ میں جو صفات اور نیز واقعات مانند بلکہ مثل ہونے کو ثابت کرتے ہیں لکھے ہیں۔ راقم ری ویو خود بھی اس مضمون پر ۱۸۷۶ء میں **شریف النسبتین** نامے رسالہ لکھ چکا ہے جو ڈاکٹر پادری واصاحب ایم اے ڈی ڈی کے اہتمام سے امریکن میتھوڈسٹ مشن پریس لکھنؤ میں چھپ بھی چکا ہے علاوہ اسکے اچھے اچھے مسیحی عالم اور نیز یہودی فاضل بھی اسپر (جیسے ڈاکٹر فانڈر مرحوم اور ڈاکٹر جوزف حاقن صبرور اور بابو جان ہرمی مغفور وغیرہ پادری بارتھ اور پادری ہرنگلی وغیرہ وغیرہ ہان میں بھول گیا تھا مولوی پادری عمادالدین صاحب لاہر پانی پتی) رائیں دے چکے ہیں۔ بات یہہ ہے کہ پُرانے زمانے کے اہل اسلام اور نئے زمانے کے اہل اسلام بھی اسپر یہہ رائیں ظاہر کر چکے ہیں کہ گویا حضرت موسیٰ اور محمد صاحب میں باہم مانند ہونا درست ہے۔ اور مسیحیوں نے اہل اسلام کے برخلاف حضرت موسیٰ اور ابن اللہ یسوع المسیح میں اس مثال کو ثابت کیا ہے*

اسمیں شک نہیں کہ مُصنف صاحب اس رسالہ (آئینہ کلام پاک) نے جسقدر لکھا ہے بہت صاف اور مدلّل لکھا ہے۔ بیشک کہ اگر بالغ نظر ہندو صاحبان اسمیں بیچ نہیں تو ضرور مسلمانوں کی وجوہات کو ناپسند کرینگے اور مسیحیوں خصوصاً حضرت مصنف کی دلیلوں کو پسند فرمائینگے۔ غرض کہ مُصنف صاحب نے اس میدان کو بھی رکھا جو ایک مدت سے گویا دار الحرب چلا آتا ہے مختصر یہہ ہے کہ خداوند مسیح کے ساتھ (وہ بھی بلحاظ نبوت ذاتی نہیں) اگر کچھ نسبت ہے تو حضرت موسیٰ ہی کو ہے اور کسی کو نہیں۔ اور محمد صاحب کو تو ہرگز ہرگز نہیں۔ استثناء اباب کی اوکا مصداق بے شک خداوند مسیح ہی ہے*

(۲۶) میں یہہ دلربا تذکرہ ہے کہ بنی اسرائیل آخر کار دریا یردن سے گزر کر موعود زمین یعنی کنعان میں پہنچے۔ عالم مُصنف نے اسکے ضمن میں بڑے بڑے حیرت افزا ماجروں کا تذکرہ کیا ہے۔ مرد خدا موسیٰ کا تو وصال ہی ہو گیا تھا مگر جناب باری تعالیٰ نے اپنی رحمت کے اقتضا سے اس قوم کا سرگروہ ہونے کے لئے جو بڑی چنچل قوم ہے نون کے لائق بیٹے یشوعہ کو منتخب اور مخصوص کر دیا۔ چنانچہ اُس نے لدنی لیاقت سے اوّل تو یردن کے پار ہونیکی مشکل کو دور کیا اور پھر یریحو شہر کی دیواروں کو معجزات سے گروا دیا۔ اور اور اسی طرح کے کام کروا کے اس قوم بنی اسرائیل کو خداوند تعالیٰ کے وعدونکی وفاداری اس بدیہی ڈھنگ سے ثابت کروائی کہ کچھ شک اور شبہ باقی نہ رہا*

مُصنف صاحب نے جو جگہہ بجگہہ اس فصل میں اپنی **دینی تجربہ کاریاں** (اکسپیرینس) لکھکر مذکورہ بالا واقعات پر رائیں دی ہیں بہت متاثر اور تسلی بخش ہیں اس ری ویو یا ہمارے کے ناظرین راقم ریمارک سے اس امر کو بہتر سمجھتے ہونگے کہ۔ کچھ عقلی مباحثے کام چیز نہیں مگر پھر بھی محض عقلی مباحثے دینی ابھرے نہیں ہو سکتے کیونکہ جو لطف اور اثر صحیح تجربے سے حاصل ہوتا ہے وہ ہرگز کسی اور ڈھنگ سے میسر نہیں ہوتا۔ ہاں صحیح تواریخ بھی ایک تیسرا امر مدد شاہد ہے مگر ان تینوں (عقلی مباحثہ تجربہ کاری صحیح تواریخ) کے علاوہ

الہام الٰہی کی اشد ضرورت ہے۔ خیر ہم ان چاروں ناطق شاہدوں کی بابت ایک علیحدہ مفصل مضمون لکھنے ہی والے ہیں جو تھوڑے دنوں کے بعد اخبار **نور افشاں** کے ناظرین کی نذر ہوگا یہاں ہم اس مرحلہ کو نہیں چھیڑتے +

الحاصل ہمارے باخبر مصنف صاحب نے اس کل رسالہ میں علی الخصوص مانحن فیہ فصل میں اپنی دینی تجربہ کاری سے بہت کام لیا ہے جسکی زمانہ حال میں جو چکا چوندھ دلانیوالی روشنی کا دور دورہ ہے سخت ضرورت ہے مرحبا اے مصنف پاکیزہ خیال مرحبا !!! +

(۲۷) اس فصل پر ہمارے فاضل مصنف نے اس دلاویز رسالہ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ جو باتیں خاتمہ میں ارقام فرمائی ہیں غائت درجہ کی دلچسپ اور نشبت دلپذیر ہیں +

اولاً وہ فرماتے ہیں کہ یہہ دنیا راقم ریویو کے نزدیک یہہ دنیا کہ جسپر ہم اب آباد ہیں ورنہ کتاب اقدس سے ہی ثابت ہے اور صحیح علم ہیات سے بھی مسلم الثبوت ہے کہ بہت سے عالم ہیں) خدا کے **وجود** مجد کے بغیر وجود نہیں رکھتے۔ اگر عدم درک کے سبب اس سے انکار ہے تو مجبوری ہے اور اگر کج بحثی سے ہے تو شرارت ہے۔ +

ثانیاً وہ اسی کے ساتھ یہہ بھی لکھتے ہیں کہ خدا نے دنیا کو بنا کر لاوارثوں کی مانند چھوڑ نہیں دیا بلکہ اسکا نگہبان اور پاسبان ہے +

ثالثاً پھر لکھتے ہیں کہ وہ پاک ہستی جو ابدی و ازلی ہے اپنی ذات اور صفات میں مقدس ہے اسلئے اسکو بدی سے نفرت ہے اسمیں طوفان نوحی کو بھی یاد دلایا ہے جو بدی کا نتیجہ تھا +

خامساً پھر انہوں نے اس امر کو بھی ثابت کیا ہے کہ وہ واجب الستائش والنیائش وجود رحیم ہے (مسیح کے ذریعہ سے جس نے نجات کامل سامان کر دیا ہے) +

سادساً مصنف صاحب نے جناب باری تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہ کو وعدہ وفا بھی فرمایا ہے اور سچ ہے +

سابعاً یہہ کہ گو خدا باپ نے جسکے نام کی عزت ابد الاباد ہو بنی اسرائیل کو تو مخصوص کر لیا تھا مگر ہر قوم میں سے اپنے بیٹوں کو منتخب کر کے حقیقی بنی اسرائیل کا رتبہ دیتا ہے +

ثامناً توریت کو عالم مصنف نے خدا کی شریعت کہا ہے اور ثابت بھی کیا ہے اور پھر اسکا تکملہ **انجیل** فرمایا +

تاسعاً اس دنیا کو (حضرت موسیٰ کے عہد کے لحاظ سے) مصر سے تشبیہ دیکر بہت خوب نتیجہ نکالا ہے اور واقع میں سچ ہے دنیا میں غلام ہونا پڑتا ہے +

عاشراً کامل رہائی اس دنیا سے گذرنے کے بعد میسّر ہونی بتلائی ہے اگر ہمارے مصنف صاحب اتنا اور بڑہا دیں تو گویا مسیحی دین کو وسیع ثابت کریں اور وہ یہہ کہ۔ رہائی کا آغاز کامل طور پر یہیں سے ہوتا ہے نہیں تو ہمکو وہاں پہنچکر ایک اجنبی بلکہ وحشی ہونا پڑتا ہے +

حادی عشر اس دنیا کو یردن سے بھی تشبیہ کیا ہے سچ بھی یوں ہی ہے۔ اور پھر کہا ہے کہ ہمارا ناخدا مسیح خداوند ہمکو اس سے پار کریگا بجا فرمایا ہے۔ یوں ہی اصل میں ہے بھی +

اثنا عشر پھر یہہ بھی فرمایا ہے کہ فردوس ہی کامل جائے امن ہے۔ یہہ بالکل بجا فرمایا ہے +

ثلثہ عشر مگر اتنی عبارت اگر اور زیادہ کی جائے تو امید ہے کہ بیجا نہ ہوگی کہ۔ اسی دنیا میں ہمکو فردوس میں رہنے کی عادت کر لینی پڑتی ہے اور عادت بھی سکنڈ نیچر (الطبیعت ثانی) ورنہ اگر ہم موجودہ عادت سیت کے ساتھ وہاں پہنچ بھی جاتے ہیں تو اوس جتنے ہیں اور فردوس پھر فردوس (ہمارے لئے درحالیکہ ہم بدل نہیں جاتے) نہیں ہوتا +

ہمارے دیندار مصنف (ابو یونس سنگھ صاحب) کے یہہ آخری کلمات بڑے **درد** سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ یہہ کہ جسطرح وجود المجید یا ہستی مطلق نے (جسکی ابد الاباد پرستش ہو) موسیٰ مرد خدا کا سجادہ نشین یشوعہ کو کر دیا تھا۔ اسیطرح ہمارے خداوند مسیح کا حقیقی بازو **روح القدس** ہے مصنف نے بجا اور انسب فرمایا کیونکہ یشوعہ مرد خدا موسیٰ کا رہا سہا اصلی منزل پر لے گیا ہمارے خداوند کا رہا سہا روح پاک حقیقی مقام پر پہنچاتی ہے +

فی الجملہ اے ہمارے اہل النہ ناظرین میں نے آپ صاحبوں کو بہت تکلیف دی۔ اسی خوف سے میں نے اپنے مافی الضمیر کو جو اس نادر رسالہ پر رکھتا ہوں مفصل ظاہر نہیں کیا۔ ورنہ گو اس قسم کے معاملات میں میرا دماغ کمزور ہے لیکن دل بڑا زور آور ہے مجھے دنیوی تفکرات کے سبب سے بہت فرصت بھی نہ تھی امید ہے کہ مصنف اور ناظرین مجکو معذور سمجھینگے۔ اگر ترددات سے فراغت ہوئی تو اسپر پھر لکھونگا +

ریویو نمبر ۳

بر رسالہ تنقید الخیالات

مصنفہ پادری عماد الدین صاحب

قول سید صاحب۔ لیکن علم یا یقین جیسے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوسکتا ایسا ہونا چاہیئے جیسا دس و تین کی زیادتی و کمی کا یقین ہے جو زائل نہیں ہو سکتا +

اسبات پر پادری صاحب نے تواریخی بیان پیش کیا ہے۔ شہدا کا ذکر کیا ہے جنہوں نے الٰہی باتوں کے یقین کی اپنے خون سے شہادت دی انہیں ایسا ہی غیر زائل یقین تھا جیسا دس و تین کی زیادتی و کمی کا یقین ہے +



اس سے پیشتر معلوم ہونا چاہئے کہ آئندہ اور نادیدنی چیزونکی نسبت ایسا یقین جیسا سید صاحب چاہتے ہیں ممکن ہے یا نہیں۔ اور یہہ جاننے کے لئے صداقتوں میں امتیاز کرنا چاہئے بعض صداقتیں ایسی ہیں جو عقلی اور ضروری ہیں۔ وہ اپنا یقین ضرور کرواتی ہیں۔ وہ بدیہی صداقتیں ہیں یا وہ دلیل سے نہ ثابت ہو سکتی ہیں اور نہ رد ہو سکتی ہیں مگر بالضرور انہیں ماننا ہی پڑتا ہے۔ عقل انکا علم پاتے ہی فوراً یقین کرتی ہے۔ جیسے ہر نتیجہ کا سبب ہے۔ کل جزو سے بڑا ہے۔ دو اور دو چار ہیں وغیرہ۔ دس و تین کی زیادتی و کمی کا یقین ایسا ہی یقین ہے۔ پھر بہتیری صداقتیں ہیں جنکا علم و یقین اور طرح سے آتا ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہیں انسان اپنی غور و فکر سے معلوم کرتا اور مانتا ہے جیسے قوت کشش۔ اور بعض ہیں جو کسی مخبر کے اعتبار پر یقین کیجاتی ہیں۔ جیسے نپولین بوناپارٹ۔ اب پیشتر اسکے کہ ایسی حقیقتوں پر یقین قایم ہو عقل انکا وزن کرتی اور انکے ثبوت دیکھتی ہے۔ اور ان پر یقین جمانے کے لئے جو جو سوچیں ضروری ہیں وہ عقل سوچتی ہے +

مگر اور صداقتیں بھی ہیں جو نادیدنی ہیں۔ جنکا علم و یقین ہماری غور و فکر اور حواس کے ذریعہ نہیں آسکتا۔ مگر محض خدا کے الہام سے آتا ہے۔ جسطرح دیدنی اور موجودہ چیزوں کے علم و یقین کے لئے حس وسیلہ یا وجہ ہے اسیطرح نادیدنی اور آئندہ چیزونکے علم و یقین کے لئے خدا کا الہام ہے۔ غرضکہ ہر قسم کی صداقت اپنے علم و یقین کی وجہ رکھتی ہے یا یوں کہیں کہ عقل ہر قسم صداقت کو ماننے کی وجہ رکھتی ہے۔ چونکہ جو یقین علم پر مبنی ہے اسکی پختگی علم کی صحت پر موقوف ہے۔ اور علم کی صحت وسایل علم پر اور عالم میں دیکھا جاتا ہے کہ بعض یقینوں میں انسان کے قدرتی سامان وسیلہ ہیں اور بعض میں الہام الہی ہے۔ پس جبکہ ہم اپنے قدرتی سامان کے کہے پر پختہ یقین جا سکتے ہیں تو اس سامان کے خالق کے کہے پر یقین بدرجہ بیشتر پختہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ہمارے سامان کے استعمال میں غلطی ہو اور وہ یقین باوجود قدرتی ہونے کے غلط ہو مگر خدا کے الہام میں غلطی نہیں ہو سکتی اسلئے اسپر یقین ہمیشہ صحیح یقین ہو گا +

جاننا چاہئے کہ ہمارے معزز نیچری صاحب اس امر میں ایک ضروری امتیاز سے غافل ہیں۔ یعنے یہہ کہ انسان کا اس نیچر سے جسمانی رشتہ ہے اور اس رشتہ میں جو کچھ اسکے لئے جاننا اور ماننا ضرور ہے وہ اسکے حواس کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ مگر انسان میں اخلاق اور روحانیت بھی ہیں جنکا رشتہ دیدنی اور آئندہ چیزوں کے ساتھ ہے اور جسمانی چیزوں سے جدا ہے۔ اور وہ امور اور صداقتیں جو اس رشتہ کے متعلق ہیں وہ ہمارے ظاہری حواس سے حاصل نہیں ہو سکتیں مگر انکی تحصیل کا ملکہ ایمان ہے۔ اور اس صورت میں وہ ایمان خدا کی بخشش کہا گیا ہے۔ وہ باتیں ہماری ظاہری اور باطنی روش پر اثر کرینگی اور پھر وہ روش اس باطنی یقین کا ثبوت ٹھہریگی۔ اور دکھاویگی کہ وہ یقین زایل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے نزدیک اس علم و یقین کے زور کو جسمانی چیزوں کے علم و یقین کے ساتھ مقابلہ دینا درست نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں صرف یہہ بات ضروری ہے کہ وہ یقین ایسا ہو جو ہماری زندگی پر اثر کرے +

باوجود اسکے ظاہر ہے کہ نیچر کی بدیہی اور اکتسابی صداقتوں کا علم و یقین کم و بیش حس اور تجربہ پر منحصر ہے اور اسلئے قدرتی صداقتوں کے یقین میں پختگی اور سہولت بھی ہے۔ یعنے ان کو روح بڑے سہل اور قوی طور سے مان لیتی ہے۔ کیونکہ اسکی سرشت ہی ایسی ہے کہ جو کچھ اپنے قدرتی سامان کے ذریعہ سے معلوم کرتی ہے اسکا یقین پختہ طور سے کرتی ہے۔ اس سے کچھ غرض نہیں کہ وہ یقین صحیح ہے یا غلط مگر پختہ ہے۔ البتہ علم کی کمی بیشی یا رد و بدل یقین کو بھی اسیطرح گھٹا بڑھا یا تبدیل کر دیتی ہے۔ پر نادیدنی چیزونکا یقین جو انسان کے حس اور تجربہ سے باہر ہے اگر ہم چاہیں کہ اسی طور سے آوے تو یہہ اس زندگی میں ناممکن ہے۔ ان باتوں کی نسبت دیکھ دیکھکے نہیں مگر ایمان سے چلتا ہے۔ اور اس یقین کی پختگی فقط خدا کے کہے پر موقوف ہے۔ اور یہہ یقین اپنے وسایل پختگی میں جسمانی چیزوں کے یقین کے وسایل سے کم یا کمزور نہیں ہے بلکہ قوی تر ہے۔ مگر پھر بھی انسان کی سرشت کے لحاظ سے ممکن ہے کہ نادیدنی چیزونکا یقین دیدنی چیزوں کے یقین کی نسبت کمزور ہو۔ تو اس حال میں لازم ہے کہ عقل خدا کے کہے کو جانچے کہ آیا خدا نے کہا ہے یا کسی اور نے اور کہ خدا نے کیا کیا کہا ہے۔ اسطور سے انکا یہہ یقین بھی انکی بدیہی اور اکتسابی صداقتوں کے یقین کے موافق ہو گا۔ اور جب معلوم ہو گیا کہ خدا نے یوں فرمایا ہے تو پھر خدا کے کہے کو نہ ماننا اخلاقی بے ایمانی ہوگی۔ ہم نے پہلے دکھلایا ہے کہ بدیہی اور اکتسابی صداقتوں کا یقین کیسا یقین ہے یعنے یہہ کہ ہر نتیجہ کا سبب ہے اور کہ قوت کشش ہے۔ اب ان دونوں صداقتوں کے یقین میں سے کونسا قوی ہے اور کونسا زایل ہو سکتا ہے۔ آیا انکے یقین باہم زور میں برابر ہیں یا نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یکساں ہیں۔ پس نادیدنی چیزوں کے یقین کی نسبت بھی عقل ایسی ہی پختگی حاصل کر سکتی ہے ان کو اپنے یقین کے لئے ثابت کر سکتی ہے۔ جسطرح اور صداقتونکے یقین کے لئے کرتی ہے۔ یاد رہے کہ جب انسان کی سرشت کے لحاظ سے کہا جاوے کہ نادیدنی چیزوں کا یقین زایل ہو سکتا ہے یا انکا دیدنی چیزوں کے یقین کی نسبت کمزور ہونا ممکن ہے تو یہہ موجودہ سرشت کی طرف اشارہ ہے۔ یہہ قصور انسان میں پڑ گیا ہے نہ کہ وسایل یقین میں ہے۔ امور الہیات پر انسان کا یقین و عمل قایم کیا گیا مگر خدا اور خدا کی باتوں کی نسبت انسان بے ایمان ہو گیا اور فقط دیدنی چیزیں اسکے لئے قابل یقین رہ گئیں۔ الہام کا ایک مقصد یہہ بھی ہے کہ اپنے اختیار سے اس بے ایمانی کو دور کرے کیونکہ انسان کی اخلاق اور روحانیت اسکے متعلق ہیں۔ انسان کی یہہ حالت ہی اسبات کا سبب ہے کہ سب میں وہ ایمان نہیں ہوتا اور جن میں ہوتا ہے ان میں بتدریج زیادہ اور ترقی ہوتا ہے کسی میں مضبوط اور کسی میں کمزور ہوتا ہے۔ پس ہمارے نزدیک ہر روحانی کے خیال ترمیم طلب ہیں +

جے۔ ایل۔ ٹھاکر داس پسرور ضلع سیالکوٹ

سرکاری خبریں

بہ تنسیخ احکامات سابقہ مسٹر ڈبلیو ایم سربن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان اسی جگہہ بجائے مسٹر ڈبلیو او کلارک صاحب کے عہدہ جوڈیشل اسسٹنٹی کا کام کرینگے اور نصیر الدین صاحب منصف گوجرانوالہ قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہونگے اور ملتان میں تعینات کئے جاینگے +

محمد مہدی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوڑگانو فوراً ڈیرہ اسمعیل خان کو بجائے مسٹر ایم ایم۔ ایل ڈیمس صاحب قایم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ کے تبدیل ہونگے اور مسٹر ایم ایم ایل ڈیمس صاحب بجائے مسٹر ایچ سی ٹی رابنسن صاحب مرحوم کے ضلع بنوں کے ڈپٹی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں +

سالگ رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھجھر کو ۲۶ جولائی سے تین ماہ کی رخصت عطا ہوئی اور انکی جگہہ پنڈت دوارکا ناتھ تحصیلدار ہانسی ضلع حصار قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کئے گئے +

مسٹر جی لیوس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر عدالت خفیفہ لاہور میں بجائے مسٹر ایس ایل کلفرڈ صاحب کے کام کرینگے جو بجائے مسٹر سلکوک صاحب کے راولپنڈی میں قائم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر کئے گئے ہیں اور مسٹر سلکوک صاحب مسٹر بار تھولومیو صاحب کے ایام غیر حاضری میں جو تاریخ دینے چارج سے ایک ماہ اور ۲۷ یوم کی رخصت پر جاتے ہیں جھنگ میں عہدہ ڈپٹی کمشنری کا کام کرینگے +

آر ڈبلیو ٹریفورڈ صاحب گوجرانوالہ کی ڈپٹی کمشنری پر بجائے میکالف صاحب کے جو دو ماہ کی رخصت پر جانے ہیں بطور قائمقام تعینات ہوئے۔ ٹریفورڈ صاحب کی جگہہ میجر ورڈ صاحب سرسہ کی ڈپٹی کمشنری پر گئے ہیں۔ منشی چرنجیت لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور۔ میجر ورڈ کی بجائے فیروزپور کے اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔ اور منشی زبیر چند صاحب منصف چکوال جو قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ چرنجیت لال صاحب کی جگہہ پر لاہور میں کام کرینگے +

کرنل ہیرنگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات نے تین ماہ کی رخصت حاصل کی۔ سی پی برڈ صاحب انکی جگہہ کام کرینگے۔ احمد شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور برڈ صاحب کی جگہہ پر جہلم کے جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر ہونگے۔ اور جگت کشور صاحب منصف قصور احمد شاہ صاحب کی بجائے ہوشیارپور کو تبدیل ہونگے +

کپتان جے آر چیپن صاحب قائم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ سیالکوٹ لفٹننٹ کرنل بیچ صاحب کی جگہہ جنکو ۱ جون سے ۲۰ دن کی رخصت عطا ہوئی ہو۔ سیالکوٹ کی ڈپٹی کمشنری پر تعینات ہونگے جگت کشور صاحب جو چیپن کی جگہہ کام کرینگے انکے بجائے سوڑھی ایسر سنگھ صاحب سیالکوٹ کے اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر ہونگے +

بیڈن پاول صاحب کے چیف کورٹ میں بدل جانے پر رو صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور لاہور کی ڈیشنل کمشنری پر تشریف لائے اور جی ال سماتھ صاحب اسسٹنٹ کمشنر کوہ مری رو صاحب کی جگہہ ہوشیارپور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے۔ ملتان کے کمشنر کرنل گرڈ صاحب نے ۱ جون سے ۳ ماہ کی رخصت لی۔ لاہور کے ڈپٹی کمشنر کرنل بیڈ صاحب انکی جگہہ کام کرینگے۔ کلارک صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ ملتان لاہور کی ڈپٹی کمشنری پر آئینگے۔ لیوس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر کلارک صاحب کی جگہہ پر ملتان جائینگے۔ اور لیوس صاحب کا کام امرتسر کے تحصیلدار ابراہیم علی صاحب انجام دینگے +

ویلزرف آن کارنیس - یعنے اشتہار کے گٹھے کا بالکل علاج جلد کرتی ہی اس دوا کی قیمت ۱٫ ہے پنس۔ بمقام بمبئی بدوکان بی۔ ایس۔ مینڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہی +

بھاری سراور بوجھل پیٹ - ویلز پی نے ایل پلس سے رفع دفع ہوتی ہی۔ قیمت فی ڈبی ۵ پنس اور کلاں ڈبے کی قیمت ایک شلنگ بمقام بمبئی بی ایس مینڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے مل سکتی ہی +

اخبار تاربرقی

لنڈن - ۲ جون - میڈیگاسکر سے جو خبریں حال میں آئیں انسے معلوم ہوا کہ فرانسیسی جہازوں نے مغربی شمالی ساحل کے دو بندرگاہوں پر گولہ اندازی کی کا نپر فرانس کا دعوی تھا اس گولہ اندازی کی وجہہ سے برٹش اور غیر ملک کے مال تجارت کو بہت نقصان پہونچا۔ میڈیگاسکر کے لوگ جنگی تیاری کر رہے ہیں +

مسٹر لیونارڈ وچ کورٹنی مالی سکرٹری کو ہندوستان میں میجر بارنگ کا عہدہ دینا چاہا لیکن انکے قبول کرنے پر شک ہی +

لنڈن - سنا ہی کہ اہنی جنگی جہاز روبرٹ نام مع چار توپ اور آہنی جہاز شرن مع نو توپ بحر چین کو جائینگے +

پیرس - ۲ جون - وزیر دول خارجیہ نے کل جلسہ آئین میں کہا کہ ہرچند فرانس کی فوج ٹانکن میں کم ہی مگر آخر ماہ حال تک اسقدر کافی تعداد ہوجائیگی کہ مشکلات حال کو دور کرینگے اور بیان کیا کہ امید ہی کہ چینی مداخلت نہ کرینگے +

اسکندریہ - ۲ جون - مصر میں جو بمبئی کے جہازوں پر قرنطینہ ہی ۲۰ جون سے موقوف ہوگا +

پیرس - ۳ جون - سنا ہی کہ گورنمنٹ میڈیگاسکر نے فرانس سے صلح کی گفتگو شروع کی +

فرانس اب اُن شرایط جنگ کے علاوہ جو اُس نے ابتدا میں کر چکی ہی نہیں صرف جنگ بھی لیگا +

شملہ - ۴ جون - گورنمنٹ ہند نے منی آرڈر کی کمیشن جو ہندوستان سے ممالک متحدہ برطانیہ کو ارسال ہوتے تھے دو فیصدی کے بجائے ایک فیصدی کردی یکم جولائی سے اسکا عملدرآمد ہوگا +

لنڈن ۵ جون - انڈر سکرٹری دول خارجیہ نے کہا کہ جناب ملکہ معظمہ کے جہاز ڈرگو اور ڈور ایلڈ کو حکم ہوا ہی کہ برٹش رعایا سے میڈیگاسکر کی جان و مال کی حفاظت کو روانہ ہوں +

قاہرہ - ۶ جون - ۱۰ جون میں مصری مجمع کے لئے ۵۰ یا ۶ ممبر منتخب ہونگے +

ماسکو - ۱۰ جون - آئندہ منچر کے روز زار روس پیٹرہاف کو واپس آجینگے ✦

شملہ - ۹ جون - سکندریہ کا کوارنٹین بورڈ تمام ہندوستانی مسافروں کو جو سوئز کی راہ سے جہاز کو جائیں سخت کوارنٹین کا پابند کریگا الا اُس حال میں کہ کمران کے کوارنٹین میں رہ چکے ہوں۔ جو مسافر کمران میں ہیں انکو صرف جدہ میں پہنچانے کے لیے جہاز کو حکم ہوا ہی ✦

لنڈن - ۹ جون - ارل آف روزبری صاحب نے سیکرٹری ہوم میں پارلیمنٹ کے سیکرٹری کے عہدہ سے استعفا داخل کر دیا ہی جہاں ایک کامن کے تقرر کی تجویز ہی - غالباً مسٹر جے ٹی ہبرڈ صاحب ایم - پی - جو ہاؤس آف لارڈز کی طرف سے ہیں اُنکے جانشین ہو گئے ✦

سر ایڈورڈ ہیلٹ صاحب برٹش وزیر مقرر ہوئے ہیں چنانچہ سوم سر امین اس عہدہ کا چارج لینگے ✦

لنڈن - ۹ جون - مسٹر ڈیوٹ و مسٹر ہیلی و مسٹر کرن قید سے رہا کئے گئے ہیں ✦

قاہرہ - ۹ جون - سکندریہ کی آتش زدگی کے فساد کا بانی مبانی سلیمان داؤد نامی موت کا - اور مصری فوج کے ۱۰ - افسر مختلف بامشقت قیدوں کے سزایاب ہوئے ہیں - کیونکہ یہہ لوگ شریک جرم ثابت ہوئے تھے ✦

قسطنطنیہ - ۹ جون - البنیا والے مانٹنگرو بر ملکی رعایت کے قتل ہونے کے باعث مجادلہ پیدا ہو گئی نہیں اور عثمانیہ فوج میں ہرکہ ہوا ہی ✦

بمبئی - ۹ جون - لنڈن سے ٹائمز آف انڈیا کو جو ایک خاص تار آیا ہی اُس سے معلوم ہوا ہی کہ مسٹر ایونز وگ رٹنی صاحب نے خزانہ ہند کی وزارت کا عہدہ نامنظور کیا ہی - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہی کہ آنریبل آر سی - ہوپ صاحب میجر بیرنگ صاحب کے جانشین ہونگے ✦

لنڈن - ۹ جون - کل رات کو مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے پوپ کی عدالت کے واسطے بلحاظ انتظام دشمن وغیرہ مسٹر ایرنگٹن صاحب کی خدمات منظور فرمائی ہیں اور آئرلینڈ کی اصل حالت پوپ سے بیان کرنیکا وہ مجاز ہی اور فرمایا کہ مسٹر ایرنگٹن صاحب کی خدمات کا معاوضہ نہیں دیا گیا ✦

لودیانہ

گرمی شدت سے پڑ رہی ہی - لوگوں کے بدن کیا چشمے بن رہے ہیں - جدھر دیکھو پسینہ کی نہریں جاری ہیں - اس گرمی کی تعریف میں مندرجہ ذیل غزل ہدیہ ناظرین ہی ✦

آتشی غزل

گرمی ہی کہ آفت ہی قیامت ہی یہہ کیا ہی -
یہہ تختۂ دنیا جو جہنم سے سوا ہی -

پیدا نہیں امسال عناصر سے ہوا ہی -
معلوم ہوا اب فقط آتش سے بنا ہی

غسخانہ و تہہ خانہ میں بھی کچھ نہیں آرام -
اب پانی میں سایہ میں بھی آتش کا مزا ہی

رہین دل گلگخن کی طرح لوگ جو بیتاب -
شاید کہ کوئی زیر زمیں بھاڑ جھکا ہی

چمن و دل شہر و وحش و طیور و در و دیوار -
یوں جلتے ہیں جیسے کوئی آتش میں پڑا ہی

ہم آگ فلک آگ زمیں آگ جہاں آگ -
سب آگ ہی اور آگ ہی کی آب و غذا ہی

گردوں اُدھر آتش تو زمیں ہی اِدھر آتش -
دو آتشہ گویا کہ ہر انسان ہوا ہی

ہیں چادر و بستر بدن و تکیہ بھی گرم -
امسال گھر آگ کا چھڑکاؤ ہوا ہی -

سوتے ہیں مگر نیند نہیں آتی کسی ڈھب -
یوں لگنے کا اب خواب کو بھی خوف ہوا ہی

دریا میں نہیں ہیں یہہ حباب آجکل افسوس -
پڑ آبلہ گرمی سے بدن اسکا ہوا ہی

کیا نکلے پسینہ تن لاغر سے ہمارے -
گرمی کی وہ شدت ہی کہ سب سوکھ گیا ہی -

ٹھہرو نہیں بھلا آگ نہ کس طرح سے لگ جائے -
جب دھوپ میں بھی آگ کا انداز بھرا ہی

کیا گرمی کا مضمون کوئی ذہن میں آئے -
سیماب کی مانند وہ آتے ہی اُڑا ہی -

دن رات برستی ہی جو گردوں سے یہاں آگ -
ہر تختۂ دنیا کرۂ نار ہوا ہی -

خورشید کی تابش سے ہی یہہ دھوپ میں تیزی -
دریا میں بھنی مچھلیاں کھانیکا مزا ہی -

ہی سندھ میں ہر جا یہہ حرارت کی جو کثرت -
سچ پوچھو تو لودیانہ میں بھی سب سے سوا ہی

خوشنویس کی ضرورت

ہمکو مشن پریس لودیانہ کے واسطے ایک خوشنویس کی جو کسی چھاپہ خانہ میں کام کر چکا ہو اور خط بھی عمدہ ہو ضرورت ہی جس کسیکو ملازمت ہماری مشن پریس میں کرنیکی ضرورت ہو درخواست اپنی معہ نمونہ خط کے چھاپہ کی سیاہی اور کاپی کے کاغذ پر لکھکر بھیجدیں جسکا خط ہمکو پسند ہوگا اُسکے ساتھ تنخواہ کا تصفیہ کر کے بلا لیا جائے گا اور جسکا خط ہمکو پسند نہیں ہوگا اُسکو جواب بھی نہیں لکھا جائیگا ✦

المشتہر
پادری ای - ایم - ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

گھر میں نہیں مرتے

رف آن ریٹس ایک ایسی دوا ہی کہ جس سے چوہے اور گھونس گھر میں کبھی نہیں مرتے اور ہر طرح کے کیڑے مکوڑے فوراً بھاگ جاتے ہیں اور یہہ دوا مقام بمبئی بدوکان بی - ایس - میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے مل سکتی ہی اور اسکی فی ڈبی ۸ آنہ کو فروخت ہوتی ہی ✦